مجلس دعوۃ الحق پرنام بٹ کا تبلیغی و اصلاحی ترجمان

ماہنامہ

دعوۃ الحق

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ مطابق جنوری ۲۰۲۴ء

دُعا و تدبیر کا اصول

انسان پر جو حالات پیش آتے ہیں وہ دو قسم کے ہیں، ایک وہ جن کا دفع کرنا انسان کے اختیار میں ہے، دوسرے وہ جن کا دفع کرنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ جن کا دفع کرنا اختیار میں ہے وہاں دفع کرنے کی تدبیر بھی کرنا چاہئے اور دُعا بھی کرنا چاہئے تاکہ تدبیر بے کار نہ ہو، اور جن کا دفع کرنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے صرف دُعا کرنا چاہئے؛ مگر اب لوگ ایسے مواقع پر دُعا نہیں کرتے، حالانکہ یہاں زیادہ دُعا کرنا چاہئے، کیونکہ تدبیر تو ہے نہیں، صرف دُعا ہی کے ذریعہ اس کو دفع کر سکتے ہیں جیسے بارش ہو تو اس کو روکنا انسان کے اختیار میں نہیں ہے۔ لہٰذا یہاں صرف دُعا کی جاسکتی ہے۔

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

طبیب الامۃ مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ماہنامہ

دعوۃ الحق

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ مطابق جنوری ۲۰۲۴ء جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۳

بانی و بفیضِ دُعا

شیخ الشیوخ عارف باللہ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سرپرست

طبیب الامت مرجع العلماء عارف باللہ حضرت اقدس شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم

ناظم اعلیٰ مرکز مجلس دعوۃ الحق

مدیر اعلیٰ

حکیم وصی اللہ

ناظم مقامی مجلس دعوۃ الحق

مدیر مسئول

مولانا قاری محمد عارف رحیمی صاحب

ترتیب وتقدیم

علمائے مقامی مجلسِ دعوۃ الحق

طابع وناشر

طابع وناشر حکیم وصی اللہ نے

جے۔یم۔ پراسس چینئی سے چھپوا کر دفترِ دعوۃ الحق پرنام بٹ سے شائع کیا

اندرون ملک

قیمت فی پرچہ..... ۱۰ روپے

سالانہ زرِتعاون..... ۱۰۰ روپے

ششماہی زرِتعاون..... ۵۵ روپے

منجانب

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ

خط وکتابت وترسیل کا پتہ

مقامی مجلس دعوۃ الحق، پرنام بٹ، ٹملناڈو۔ (انڈیا)

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810.
(Vellore Dist. Tamil Nadu) INDIA
Email: mudeer@dawatulhaq.in
www.dawatulhaq.in

آئینہ

ہر نصیحت ہمارے لئے آئینہ ہے آیئے اپنی سدھار کی فکر کریں

شمار	عناوین	شخصیات	صفحہ
۱	ذکر وفکر	حضرت مولانا عبدالستار دامت برکاتہم	۳
۲	خزائن القرآن	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۹
۳	خزائن الحدیث	حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۱
۴	اشرف النصائح	حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نوراللہ مرقدہٗ	۱۵
۵	معارفِ ابرار	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۱۸
۶	فیضانِ کلیم	طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت شاہ حکیم محمد کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم	۲۰
۷	دردِ دل کی آہ وفغاں	مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۲
۸	دُرویش کی پند ونصائح	حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ	۲۴
۹	سیرتِ خاصانِ حق	عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڈھی نوراللہ مرقدہٗ	۲۶
۱۰	دردِ محبت	حضرت مولانا محمد زکی کیفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۲۸
۱۱	مسائل واحکام	فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نوراللہ مرقدہ	۲۹
۱۲	انوارِ سنت	عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نوراللہ مرقدہٗ	۳۰
۱۳	مہلکات	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۱
۱۴	اسلامی عقائد	شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نوراللہ مرقدہ	۳۲

نفس کی ہر وقت دیکھ بھال کرتا رہے، نفس کی چال بڑی باریک اور خفیہ ہوتی

دینی کتب ورسائل کا احترام ہر مسلمان کا فرض ہے

جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ

معرکۂ ایمان وکفر

حضرت مولانا عبدالستار دامت برکاتہم

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا انعام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن جیسی دولت دی ہے، اس سے حوصلہ ملتا ہے، طاقت ملتی ہے، قرآن کے نور سے توانائی آتی ہے، صبر اور ہمت کا درس ملتا ہے۔ آیئے! ایک منظر دیکھتے ہیں۔ اُحد کا میدان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ اقدس لہولہان ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندانِ مبارک بھی شہید ہوگئے، پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے ساتھیوں کے زخم اور شہداء سامنے ہیں، ذرا دل پر ہاتھ رکھ کر سوچنا چاہئے کہ ایسے مناظر کتنی تکلیف دیتے ہیں، ولولہ تو کیا۔۔۔ حوصلہ بھی گم ہونے لگتا ہے، ایسے میں اللہ کی طرف سے حوصلہ ملا:

''وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ''

غم نہ کرو، کم ہمت نہ ہو، کمزوری نہ دکھاؤ، سربلند تم ہی رہو گے، اگر تم ایمان والے ہو۔ یہ الفاظ ایسی غذا اور دوا بن گئے، جن سے مؤمنین کو طاقت مل گئی۔ باقی جہاں تمہارے پیارے گئے ہیں، یعنی جو شہید ہو چکے ہیں، ان کی جدائی کا غم تو رہے گا لیکن وہ ہیں کہاں؟ اور کس حالت میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ''

یہ دنیا میں اپنے دسترخوان سے کھایا کرتے تھے، اب یہ اللہ کے دسترخوان پر کھاتے

پیتے ہیں۔ان یہودیوں کے ہاتھوں جو قتل ہو رہے ہیں، ان کی شہادت پر بھی بھلا کوئی شک ہوسکتا ہے؟ یہ ظالم دراصل اس درندہ صفت قوم کی نسل ہیں، جو نبیوں کو قتل کیا کرتے تھے۔

''وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ''

باقی شہداء کی زندگی بہ ظاہر ختم نظر آتی ہے، وہ حقیقت میں زندہ ہیں۔

''فَرِحِينَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ''

وہ بہت خوش ہیں، جو انھیں اللہ نے آج دیا ہے۔

قرآن مجید ایمان والوں کو کتنے حوصلے اور کتنی توانائی کی غذا دیتا ہے۔

''وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ''

اگر آج تمھیں زخم لگے ہیں تو یہ زخم انھیں بھی لگے ہیں، اللہ تعالیٰ پھیرتے رہتے ہیں۔

غزوۂ احزاب کا منظر دیکھیے! قرآنِ پاک نے اس کی تصویر کھینچی اور اس کا نقشہ پیش کیا:

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ

الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ○ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ○

اس لشکر میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود ہیں، خوف کا عالم یہ ہے کہ مسلمانوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں، کلیجہ منہ کو آنے لگا ہے، قرآنِ کریم میں فرمایا: وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ”تم مسلمان اللہ کے بارے میں عجیب وغریب خیال کرنے لگے۔“ مدد کب آئے گی؟ کامیابی کب ملے گی؟ مسلمانوں کی یہ کیفیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں تھی۔

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا

وہاں مسلمانوں کو خوب ہلایا گیا، وہاں منافق کھل کے آئے، کہنے لگے: اتنی بڑی طاقت کو چیلنج کیوں کیا ہے؟ آج کل بھی ذرائع ابلاغ پر منافقین کا ٹولہ سرگرم ہے، جو یہ کہتا نظر آتا ہے کہ اتنی بڑی طاقت کو چیلنج کیا ہی کیوں تھا؟ اس کو یوں سمجھ لیجئے، گھر میں کوئی ظالم آجائے، ایک بیٹا اپنی بیٹی اور بہن اور اپنی ماں کی عزت اور آبرو کے تحفظ کیلئے کھڑا ہوجائے اور جان بھی داؤ پر لگادے اور دوسرا بیٹا اس ظالم کے ساتھ صلح کرلے اور اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی ماں اور بہنوں کی آبرو لٹتی ہوئی دیکھے۔ آج دنیا ظالم اور حملہ آور سے صلح بلکہ دوستی کرنے والے دیوث کو روشن خیال سمجھتی ہے۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جب مسلمان زخمی ہوئے، اپنے پیاروں کو کندھوں پر اُٹھایا، شہداء کی لاشیں اُٹھائیں اور ان لاشوں میں حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے چچا بھی تھے۔

ان کی شہادت بڑی دردناک تھی، اتنی دردناک کہ جسم کے اتنے ٹکڑے کئے گئے کہ پہچان مشکل ہوگئی، اللہ کے نبیؐ نے انھیں اعزاز بخشا، انھیں سید الشہداء کا مرتبہ دیا۔ ایسے موقع پر کفار کے پیغام پہنچانے والے آئے، کہنے لگے:

اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا۔

کفر ساری طاقت تمہارے خلاف اکٹھی کررہا ہے، فَاخْشَوْھُمْ تمہیں اس سے ڈرنا چاہئے، لیکن جب ایمان والوں کو یہ پتا چلا کہ ہمارے مقابلے میں ساری دنیا کا کفر اکٹھا ہورہا ہے، تو قرآن کہتا ہے: فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا ان ایمان اور بڑھ گیا اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ شیطانی ذرائع ابلاغ، شیطانی طاقتیں مسلمانوں کو کافروں کی طاقت سے ڈراتی ہیں فَلَا تَخَافُوْھُمْ اے ایمان والو! ان سے نہ ڈرو، وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ بلکہ مجھ سے ڈرو، اگر تم ایمان والے ہو۔

مسلمان تو ایمان کے سہارے لڑا کرتا ہے، جائیداد کی لڑائی نہیں، مفادات کی لڑائی نہیں، عہدے اور منصب کی لڑائی نہیں، ان کے سامنے دونوں راستے تھے، ایک راستہ غلامی کا بھی تھا کہ تم خوب ترقی کرو، تم معاشی لحاظ سے، عسکری لحاظ سے، دنیوی لحاظ سے، خوب ترقی کرو، لیکن رہو میرے غلام بن کے! یہ راستہ بھی تھا ان کے پاس اور دوسرا راستہ کہ اگر میری غلامی منظور نہیں تو پھر تمہیں میرے ظلم کا سامنا کرنا پڑے گا۔

انھوں نے کہہ دیا: ہم جان کی بازی تو لگا دیں گے، لیکن کافر کی غلامی قبول نہیں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام سنایا اُمت کو اور قیامت تک کے لئے اُمت کے پاس نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ پیغام موجود ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: يُوشِكُ الْأُمَمُ ایک وقت آئے گا اَنْ تَدَاعٰى عَلَيْكُمْ كَمَا تُدَاعَى الْاَكَلَةُ اِلٰى قَصْعَتِهَا ایک وقت ایسا آئے گا کہ سارا کفر تمہارے خلاف ایسا اکٹھا ہوگا، جیسے بھوکے لوگوں کو کھانے کی طرف بلایا جائے، گویا کہ تم دسترخوان ہو اور تمہارے خلاف کفر کو اکٹھا کیا جائے گا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ صحابہ نے سوال کیا کہ ”کیا ہماری تعداد تھوڑی ہوگی کہ کفر ہمیں کھانے کو دوڑے گا“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تعداد تو بہت ہوگی بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيْرٌ وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ لیکن تم اتنے بے وزن ہو جاؤ گے، اتنے بے قیمت ہو جاؤ گے کہ جیسے سیلاب کے اوپر کا کچرا، ایسا کچرا بے وزن بے قیمت جس کی اپنی کوئی حیثیت نہیں، جدھر پانی کا رُخ اُدھر وہ اور دشمن کے دل سے تمہارا دبدبہ، رعب ختم ہو جائے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا ہو جائے گا فَقَالَ قَائِلٌ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! وَمَا الْوَهْنُ پوچھا: یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ وہن کیا چیز ہے؟ فرمایا: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ جینے کا شوق اور موت سے نفرت!

اور سچے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو بات فرمائی، آج دنیا میں نظر آرہی ہے۔ آج یہ بات کھلی آنکھوں نظر آرہی ہے کہ ۵۶ ممالک کے حکمرانوں میں اور سلطنتوں کے اندر وہن بیٹھا ہوا ہے۔ اتنی توانائی، اتنی طاقت، اتنے وسائل، اتنی عسکری طاقت ہوتے ہوئے بھی وہن غالب ہے۔

ایک چیز کا ہمیں اہتمام کرنا چاہئے کہ ایسے حالات میں صحیح ذرائع سے مربوط رہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، قرآن، حدیث کے نور سے روشنی حاصل کرنی چاہئے، ہمیں تنہائیوں میں اللہ سے مانگنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کفریہ طاقتوں کے چیلنج کرنے والوں کو قدم قدم پہ مدد اور نصرت فرمائے اور اپنی عجائبات کی قدرت کی نشانیاں دکھائے اور وہاں کی بیٹیوں کی، بہنوں کی، ماؤں کی، اللہ رب العزت سہولت کی شکلیں پیدا فرمائے۔ آمین

حفاظت کا قلعہ

اللہ تعالیٰ نے ''معوذتین'' کی شکل میں۔ اس اُمت کو حفاظت کا ناقابل تسخیر حصار عطاء فرمایا ہے۔ افسوس کہ مسلمان ان دو عظیم الشان سورتوں کے فضائل سے غافل اور ناواقف ہیں۔ حالانکہ سورۂ فلق میں ہر جسمانی شر اور آفت سے حفاظت کا نظام موجود ہے۔ اور یہ سورت رزق کی برکت اور کثرت کیلئے اکسیر ہے جبکہ سورۂ ناس میں ہر قلبی، دینی، روحانی شر اور آفت سے حفاظت کا مکمل نظام موجود ہے۔ ''سورۃ الفلق'' دنیوی نقصانات سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ جبکہ ''سورۃ الناس'' دینی نقصانات سے حفاظت کا سامان کرتی ہے۔

دنیا کا کوئی شر، کوئی اندھیرا، کوئی کالی سفلی، کوئی جادو، کوئی حسد، کوئی خناس، کوئی وسوسہ کوئی شبہ اور کوئی آفت ان دو سورتوں کے سامنے نہیں ٹک سکتی۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ جنوری 2024ء

کفر کی وجہ سے قلب پر مہر لگی

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ (سورۃ البقرۃ آیت:۷)

ترجمہ: بند لگادیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کیلئے سزا بڑی ہے۔

اب اگر کوئی کہے کہ جب اللہ نے مہر لگادی ہے ایمان نہ لانے میں اہل کفر کا معذور ہونا لازم آتا ہے تو اس کا جواب حضرت حکیم الامت نے بیان القرآن میں دیا کہ ان کے مسلسل کفر وطغیان اور بغض وعناد اور مخالفتِ حق کے سبب ان کے اندر قبولِ حق کی استعداد ہی ختم ہوگئی حالانکہ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے اندر قبولِ حق کی استعداد رکھ کر دنیا میں بھیجا ہے لیکن آدمی اپنی اغراضِ نفسانی وخود غرضی اور ضد اور سرکشی کے سبب حق کی مخالفت کرتا ہے جس سے وہ استعداد فنا ہوجاتی ہے۔ لہٰذا جب انہوں نے طے کرلیا کہ ہم تمام عمر کفر پر قائم رہیں گے اور کبھی ایمان نہ لائیں گے، ہمیشہ حق کی مخالفت کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب پر مہر لگادی کہ جب تم نے قبولِ حق کی اپنی استعداد ہی برباد کرلی تو جاؤ اب کفر ہی پر مرو تو اس مہر لگانے کا سبب ان کا کفر ہے نہ کہ یہ مہر اُن کے کفر کا سبب ہے یعنی ان کے مسلسل کفر کے سبب یہ مہر لگادی گئی یہ نہیں کہ مہر لگانے سے کفر اُن کا مقدر ہوا۔ اور اس کی مثال حضرت حکیم الامتؒ نے عجیب دی کہ جیسے کوئی کریم کسی مفلس کا ہزار روپئے وظیفہ مقرر کردے لیکن وہ نالائق

بجائے قدر کرنے کے ہزار روپئے کے نوٹوں کو جلا کر ضائع کر دیتا ہے۔ کریم نے بارہا اس نامعقول حرکت سے منع بھی کیا لیکن وہ نالائق اپنی حرکت سے باز نہیں آتا تب وہ کریم اعلان کرتا ہے کہ اس نے مسلسل ہمارے عطیہ کی ناقدری کی لہٰذا اب ہم اس کا وظیفہ بند کرتے ہیں اور اب کبھی اس کو وظیفہ نہ دیں گے۔ بس یہی خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ اور قرآن پاک کی ایک آیت دوسری آیت کی تفسیر کرتی ہے چنانچہ اس آیت کی تفسیر دوسری آیت میں ہے۔ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

بَلْ طَبَعَ اللّٰہُ عَلَیْہَا بِکُفْرِہِمْ ۔ (سورۃ النساء، آیت:۱۵۵)

ہم نے ان کافروں کے دلوں پر جو مہر لگائی ہے اس کا سبب ان کا کفر ہے کہ ان کا ارادہ تاحیات اس طغیان وسرکشی پر قائم رہنے کا ہے۔ لہٰذا یہ مہر ان کے کفر وسرکشی کا خمیازہ ہے۔

حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ کافر مثلاً پچاس سال کفر کرتا ہے اور مؤمن پچاس سال ایمان پر رہتا ہے تو عدل کا تقاضا یہ تھا کہ کافر کو پچاس سال دوزخ میں ڈال دیا جاتا اور مؤمن کو پچاس سال کیلئے جنت دے دی جاتی لیکن کافر کیلئے خُلُوْدٌ فِی النَّارِ اور مؤمن کیلئے خُلُوْدٌ فِی الْجَنَّۃِ کیوں ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خلود بوجہ ان کی نیت اور ارادہ کے ہے چونکہ کافر کا ارادہ یہ ہے کہ اگر قیامت تک زندہ رہوں گا تو کفر پر ہی قائم رہوں گا لہٰذا اس کی اس نیت کی وجہ سے اس کیلئے خُلُوْدٌ فِی النَّارِ ہے اور مؤمن کی نیت چونکہ یہ ہے کہ اگر قیامت تک زندہ رہا تو ایمان پر ہی رہوں گا، اللہ ہی کا ہو کر رہوں گا اس لئے مؤمن کیلئے خُلُوْدٌ فِی الْجَنَّۃِ ہے۔

ماہنامہ
دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ جنوری 2024ء

نظامِ عدالت

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

لوگوں کے درمیان پیدا ہونے والے مختلف نزاعات وخصومات کا فیصلہ کرنے اور حق داروں کو ان کا حق دلوانے، نیز تعزیر وسزا کے مستحق چوروں، ڈاکوؤں جیسے مجرموں کو سزا دینے کے لئے محکمۂ قضا یعنی نظامِ عدالت کا قیام بھی انسانی معاشرے کی ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلامی معاملات کے دوسرے ابواب کی طرح اس باب میں بھی اپنے طرزِ عمل اور ارشادات سے پوری رہنمائی فرمائی ہے۔ ہجرت سے پہلے مکہ معظمہ کی زندگی میں تو اس کو سوال ہی نہیں ملتا تھا، لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم ہجرت کر کے مدینہ آبسے اور یہاں اجتماعیت کی ایک شکل پیدا ہوگئی تو اس وقت نظامِ عدالت بھی اپنی ابتدائی سادہ شکل میں قائم ہوگیا۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نبی اور رسول ہونے کے ساتھ قاضی اور حاکمِ عدالت بھی تھے، نزاعی معاملات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا فیصلہ فرماتے، حدود جاری کرتے، یعنی سزا کے مستوجب مجرمین کو قانونِ خداوندی کے مطابق سزائیں دلواتے۔ قرآن مجید میں براہِ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا گیا ہے:

وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ (سورۃ المائدۃ:۴۹)

ترجمہ: (اے پیغمبرؐ!) آپ لوگوں (کے نزاعات ومعاملات) کا فیصلہ اللہ کی نازل کی ہوئی ہدایت اور اس کے قانون کے مطابق کیا کریں۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰكَ اللّٰهُ۔ (سورۃ النساء:۱۰۵)

ترجمہ: ہم نے نازل کی آپ کی طرف ''کتاب'' حق (کی ہدایت) کے ساتھ تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کیلئے باہمی معاملات کا فیصلہ کریں اللہ کی رہنمائی کے مطابق۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَقْرَبَہُمْ مِنْہُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاِنَّ اَبْغَضَ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَاَشَدَّہُمْ عَذَابًا اِمَامٌ جَائِرٌ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرنے والے حاکم قیامت کے دن اللہ کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبوب اور پیارے ہوں گے اور ان کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب حاصل ہوگا اور (اس کے برعکس) وہ اربابِ حکومت قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض اور سخت ترین عذاب میں مبتلا ہوں گے، جو بے انصافی کے ساتھ حکومت کریں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ مقدمہ کے دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

تشریح: مطلب یہ ہے کہ حاکم کو چاہئے کہ مقدمہ کے دونوں فریقوں (مدعی اور مدعا علیہ) کے ساتھ اس کا برتاؤ مساویانہ ہو، کسی فریق کی کسی خصوصیت یا تعلق کی وجہ سے اس کے ساتھ ترجیحی سلوک نہ ہو، قاضی کے سامنے دونوں کی نشست یکساں ہو۔

عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَقَاضٰى اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَقْضِيْ ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدَ هٰذَا ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ”جب تمہارے پاس دو آدمی (کوئی نزاعی معاملہ اور مقدمہ لے کر) فیصلہ کرانے آئیں تو تم پہلے ہی فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ دے دو، جب تک کہ دوسرے کا بیان نہ سن لو، ایسا کرو گے تو تم سمجھ لو گے اور جان لو گے کہ تم کس طرح اور کیسا فیصلہ کرو“۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد سے

میں برابر قاضی رہا ہوں۔

تشریح: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں جو فرمایا تھا، اس کا ظہور اس طرح ہوا کہ مقدمات ونزاعات کے فیصلے کے باب میں طبقہ صحابہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو خصوصی امتیاز حاصل تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ آخری فیصلہ سمجھا جاتا تھا۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا یَقْضِیَنَّ حَکَمٌ بَیْنَ اِثْنَیْنِ وَھُوَ غَضْبَانُ۔ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ کوئی قاضی اور حاکم (کسی معاملے کا فیصلہ) ایسی حالت میں ہرگز نہ کرے کہ وہ غصہ کی حالت میں ہو۔

تشریح: غصے کی حالت میں انسان کا ذہنی توازن درست نہیں ہوتا، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ ایسی حالت میں کوئی حاکم عدالت کسی مقدمہ اور قضیہ کا فیصلہ نہ کرے، ایسے وقت غور وفکر کر کے رائے قائم کرے اور فیصلہ کرے، جب دماغ ٹھنڈا اور اعتدال وسکون کی حالت میں ہو۔ (اور اگر حاکم کو غصہ مقدمہ کے کسی فریق پر ہو تو اس کا بھی خطرہ ہے کہ فیصلے میں ناانصافی ہو جائے)۔

مجالسِ حکیم الامتؒ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

حکیم الامت مجدد ملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ کے اصلاحی ملفوظات جو روحانی زندگی میں عجیب انقلاب پیدا کرتے ہیں

فرمایا کہ فارسی گو شرعی زبان نہیں عربی کی طرح مگر دین کا ایک بڑا حصہ بالخصوص تصوف کا اس زبان میں ترجمہ ہو چکا ہے اس لئے دین سے ایک گونہ تلبس ہونے کی وجہ سے اس کی تحصیل کی ایک درجہ میں ضرورت ہے آج کل یہ بڑی کوتاہی ہے کہ فارسی کو بالکل ہی لوگوں نے چھوڑ دیا حتی کہ علماء تک نے اس کو چھوڑ دیا پڑھتے نہیں۔ پھر فارسی میں تصوف کے ذخیرہ ہونے کا سلسلہ میں فرمایا کہ میں نے ایسی ہی کتابوں سے ملتقط کر کے ایک رسالہ لکھا ہے اس کا نام بھی عجیب ذہن میں آیا ''السنة الجلية في الچشتية العلية'' اس رسالہ میں ان ہی حضرات کے اقوال وافعال سے شریعت کی ضرورت ثابت کی ہے تا کہ ان حضرات کو سنت کا مخالف سمجھ کر ان کی شان میں گستاخی نہ کریں اگر ایک ایک نسخہ اس رسالہ کا تمام سجادوں کے نام بھیج دیا جائے تو بہت نفع ہو۔ پھر خاص چشتیہ کے متعلق فرمایا کہ جیسے حنفیہ بدنام ہیں کہ یہ کتاب وسنت کے خلاف ہیں حالانکہ سب میں زیادہ یہی حدیث کے متبع ہیں ایسے ہی چشتیہ بدنام ہیں کہ شریعت کے خلاف ہیں اور ان کے اقوال افعال خلاف سنت ہیں حالانکہ تتبع سے یہ حضرات سب سے زیادہ متبع شریعت ہیں اور بھلا جن حضرات نے

اپنی جان مال آبرو شریعت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا کردی ہو کیا وہی شریعت کے خلاف ہوں گے پھر اتباع شریعت کی اہمیت کے متعلق فرمایا کہ حضرت اویس قرنی ساری عمر ماں کی خدمت کرتے رہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ کر سکے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت فرض نہ تھی اور ماں کی خدمت فرض تھی اس فرض کیلئے ساری عمر آتش فراق میں جلتے رہے دیکھ لیجئے اتباع شریعت کس درجہ واجب الاہتمام ہے۔

ایک کی غلطی پر متنبہ فرماتے ہوئے فرمایا کہ تم کو خود کہنا چاہئے تھا کہ میں فلاں غرض سے آیا ہوں میرے پوچھنے کا انتظار کیا معنی مجھ کو اس قدر فراغ کہاں؟ اگر پوچھنا میرے ذمہ ہو تو مجھ کو ہر وقت سب کاموں سے معطل ہو کر فارغ رہنا چاہئے کیونکہ یہاں پر تو ہر وقت ہی آدمی آتے رہتے ہیں تو ہر وقت مجھ کو بے کار اور فارغ رہنا چاہئے کیونکہ اس صورت میں اگر کسی دوسرے کام میں مشغول ہوں اور اسی وقت دوسرا آدمی آجائے تو اس کی طرف متوجہ ہو جاؤں تو گویا بس اسی ایک کام کا ہو جاؤں تو یہ کیا نامعقول حرکت ہے خدا معلوم لوگوں کی سمجھ کیا ہوتی۔

فرمایا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جس قدر کوئی زیادہ انگریزی پڑھا ہوا ہوتا ہے اسی قدر تہذیب سے دور ہوتا ہے یہ مشاہدہ ہے اور اس کے مقابل جس قدر عربی زیادہ پڑھا ہوا ہوگا اسی قدر زیادہ مہذب ہوگا مگر انگریزی خواں اور عربی خواں کے اس موازنہ میں یہ ضرور ملحوظ رہے کہ جس درجہ کا ایک انگریزی داں ہو اسی درجہ کا عربی داں ہو یہ نہ ہو کہ عربی خواں تو چھوٹے طبقہ کا ہو اور انگریزی داں عالی خاندان اور سیّد ہو بلکہ وہ انگریزی خواں بھی چھوٹے ہی طبقہ کا ہونا چاہئے اور اگر وہ انگریزی داں رئیس اور سیّد

ہو تو یہ عربی داں بھی رئیس اور سیّد ہو تب موازنہ کر لیجئے۔ میرے دعوے کی حقیقت معلوم ہو جائے گی مجھ کو تو ذاتی تجربہ اور مشاہدہ ہے اور موازنہ میں لوگ یہ بے انصافی کرتے ہیں انگریزی خواں تو ایک شہری اور عالی خاندان لیتے ہیں اور عربی داں ایک دیہاتی چھوٹے طبقہ کا لیتے ہیں اور موازنہ کر کے کہتے ہیں کہ دیکھئے عربی خواں بدتہذیب اور پست خیال ہوتے ہیں اور انگریزی خواں مہذب اور بلند خیال ہوتے ہیں۔

فرمایا کہ میں اپنا ادب نہیں کراتا اپنی تعظیم نہیں کراتا۔ ابتداءً ڈانٹتا نہیں۔ مارتا نہیں۔ ہاں بضرورت یہ کرتا ہوں کہ جیسے ایک پیر نے ایک سانپ کو مشورہ دیا تھا ضرب المثل کے طور پر ایک قصہ ہے کہ ایک سانپ کسی پیر کا مرید ہو گیا تھا تمام جنگل میں سانپ کے مرید ہونے کی خبر مشہور ہو گئی اور معلوم ہو گیا کہ اس نے کسی کو کاٹنے سے توبہ کر لی ہے اب جانوروں نے ستانا شروع کیا اور وہ صبر کرتا تھا، ایک روز پیر صاحب کا اُدھر گذر ہوا دیکھا سانپ تمام زخمی ہو رہا ہے مکھیاں لپٹ رہی ہیں چیونٹیاں چمٹ رہی ہیں پیر صاحب نے پوچھا کیا حال ہے؟ عرض کیا حضرت یہ سب بیعت کی برکت ہے سب جنگل میں میری توبہ کی خبر ہو گئی سب مطمئن ہو گئے کہ یہ کسی کو کچھ کہے گا نہیں اس لئے سب جانور ستانے لگے پیر صاحب نے فرمایا کہ ارے نادان! میں نے کاٹنے ڈسنے سے توبہ کرائی تھی یا پھنکارنے سے بھی۔ ذرا پھنکار دیا کر اپنی حفاظت کیلئے پھنکارنا ضروری چیز ہے تو میں بھی مخاطب کی بدتمیزی سے بچنے کیلئے پھنکار دیتا ہوں اس کی ضرورت ہے اگر ایسا نہ کروں تو چہار طرف سے اس قدر ہجوم ہو جائے کہ ضروری کاموں سے بھی رہ جاؤں۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ جنوری 2024ء

اِرشادات محی السنہؒ

مرتب: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب نور اللہ مرقدہ کے روح پرور انقلابی اور معرفت سے بھرپور مجالس پیشِ خدمت ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں انہیں میں سے بہت بڑی نعمت یہ ہے کہ جو چیز معجزہ ہے اور ایسا معجزہ جو قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اُتارا اور اس کی حفاظت کی صورت ظاہر فرمادی، فرمایا:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔

''ہم نے ہی قرآن پاک کو اُتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے''۔

حفاظت کبھی ہوتی ہے اسباب کے ساتھ، کبھی بغیر اسباب کے، اسباب مقرر کردیئے اس کی حفاظت کے، لوگوں کو حکم دے دیا اس کے پڑھنے پڑھانے اور یاد کرنے کا، لوگوں کے دلوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ صلاحیت پیدا کردی کہ وہ قرآن پاک کو محفوظ کریں، اس کے پڑھنے کو محفوظ کریں، اس کے اعمال کو محفوظ کریں۔ اس لئے بھائی یہ بہت بڑی نعمت ہے۔

ارشاد فرمایا کہ جس کے دل میں قرآن پاک اُترے، اس میں جو حکم ہے اس پر عمل نہ کرے تو یہ کتنی بڑی محرومی ہے، اس لئے فرمایا کہ انعام جو ملے گا قرآن پاک

پڑھنے والے کو، ناظرہ پڑھ رہا ہے تو اس کے ماں باپ کے سر پر تاج رکھا جائے گا کہ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی، وہ کس کیلئے؟ جو عمل کرے، جو حافظ ہوجائے گا اور عمل کرے گا تو وہ اپنے دس اعزاواقرباء کو جنت میں لے جائے گا، خود بھی جنت میں جائے گا، کتنا بڑا درجہ ہے۔

ارشاد فرمایا کہ قرآن پاک کے ہر حرف پر دس نیکیاں ملنے کا جو وعدہ ہے وہ صحیح پڑھنے پر ہے مثلاً قُلْ کے دو حرف پر بیس نیکی کا وعدہ ہے لیکن اگر کوئی اس لفظ قُلْ کو کُلْ پڑھے اور قاف ادا نہ کرے تو یہ ثواب کس طرح ملے گا۔ اگر اُردو کا امتحان لیا جارہا ہو اور کہا جاوے کہ لکھو ظالم اور طالب علم لکھے جالم تو کیا آپ اس کو پاس کریں گے یا کوئی نمبر دیں گے؟ حالانکہ ایک حرف کو غلط لکھا ہے اور تین حرف کی اکثریت صحیح ہے، اسی طرح آپ نے کہا لکھو ''طوطا'' اس نے لکھا ''توتا'' تو آپ کیا نمبر دیں گے؟ پس جو فیصلہ یہاں کریں گے قرآن پاک کی تلاوت میں بھی کرلیں۔ بہت اہتمام سے قرآن پاک کی تلاوت کو صحت حروف کے ساتھ مشق کریں۔ قرآن پاک کی غلط تعلیم سے منتظمین مدرسہ بھی وبال سے نہ بچ سکیں گے اور صدقہ جاریہ کے بجائے ضد صدقہ جاریہ ہوگا۔

ارشاد فرمایا کہ حضرت اقدس حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے یہاں اس کا بڑا اہتمام تھا۔ بعض شیخ التفسیر اور شیخ الحدیث کو بھی خانقاہ تھانہ بھون میں قاعدہ پڑھنے کا حکم دیا گیا اور جمال القرآن کا رسالہ جو تجوید پر نہایت جامع رسالہ ہے پڑھنا پڑا۔ کسی شاعر کے کلام کو غلط پڑھ کر دیکھئے کہ اسے کس قدر ناگواری ہوتی ہے اور یہ کلام پاک تو کلام رب العالمین اور کلام احکم الحاکمین ہے۔ اس کی صحت حروف اور قواعد تجوید کا کتنا اہتمام ہونا چاہئے۔

ملفوظاتِ طبیب الامت

مرتب: حضرت مولانا مفتی خواجہ معصوم ثاقب صاحب مدظلہ

طبیب الامۃ مرجع العلماء حضرت حکیم شاہ کلیم اللہ صاحب دامت برکاتہم کی صحبت کیمیاء اثر کے چند نقوش جو قارئین دعوۃ الحق کے پیش خدمت ہیں

کہا ابّا جان مولانا عبدالحئی صاحب کے آنے میں۔ مولانا عبدالحئی فرنگی محلیؒ نوجوان عالم تھے۔ بہت کم عمر تھی ان کی، انتقال ہوا کُل ۳۹ سال عمر پائی۔ لیکن کتابیں لکھیں سو سے زائد۔ بہت بڑے محدث تھے۔ بہت بڑے فقیہ تھے۔

حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند نے جواب دیا کہ زیادہ خوشی مولانا کی آمد پر ہوئی، آج ہم لوگ علماء کی تحقیر کرتے ہیں۔ مولوی صاحب بیٹھے بیٹھے یہ کیا ہے؟ عالم کو پہلے ترجیح دیں گے، اور جنت میں پہلے علماء ہی جائیں گے اور جنت میں ان سے پوچھیں گے۔ مقتدیٰ لوگ یہی ہیں۔ یہ علماء وہاں بھی کام آئیں گے۔ اسی لئے علم دین کا جاننا ضروری ہوا۔

مولانا عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت نوجوان تھے حضرت فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کافی ضعیف ہو چکے تھے۔ جب تشریف لائے تو اُٹھ کے بیٹھ گئے کھڑے ہوئے اور معانقہ کیا، یہ جملے تھے شاہ فضل الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے؛ کہ مولوی عبدالحئی تمہارے علم نے مجھے کھڑا کیا ہے، ایسے بہت سے نوجوان ہوتے ہیں جو عالم باعمل ہوتے ہیں۔

حضرت نے فرمایا تمہارے علم نے مجھے کھڑا کر دیا اسے کہتے ہیں قدر دانی۔

آج قوم کے اندر قدر دانی بالکل نہیں ہے۔ بس کوئی بیان غلط ہوا۔ جوتے ٹھیک کر رہے ہیں، آگے پیچھے ہو رہے ہیں۔ ان کے الفاظ کو دیکھو جس نے تزکیہ نفس کیا ہوگا اس میں لفاظی بالکل نہیں ہوگی۔ جو اپنی لفاظی میں ہیں ایک بات بیان کرتے ہیں عمل خود نہیں کرتے۔ معلوم ہوا کہ دل میں نہیں ہیں باتیں، زبان پر ہیں۔ اسی کو لفاظی کہتے ہیں۔ سب سے پہلے ضروری ہے جو بات سیکھو عمل کا جذبہ رکھو۔ یہ ہو گیا، اس کا نام تبلیغ ہے اپنے علم پر عمل کرو، ان کو سیکھو پھر اس کا اجرا کرو اپنے اوپر لاگو کرو۔ اب اس کو آگے بڑھاؤ گے تو تبلیغ ہو گئی۔ اچھی بات کوئی معلوم ہوئی؛ بھائی یہ بات میں نے سنی ہے، یہ میرے دل میں لگی: میں تم کو بتاتا ہوں اصلاح ہو جائے گی۔

آج صرف مجلس زیادہ ہو، مجمع ہو اور سب بیان بازی ہو رہی ہے۔ یہ اخلاص نہیں رہا۔ چاہے ایک آدمی ہو، چاہے دس آدمی ہو، بات برابر ہے۔ اس کی مثال دی ہے نماز کے بارے میں، حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پہلی نصیحت یہ ہے کہ بیعت ہو کر اپنے شیخ کو اپنے حالات سے مطلع کرنا ضروری ہے۔ لیکن کوئی ایسی امتیازی صورت اختیار نہ کرے کہ لوگوں کو خواہ مخواہ نظر اُٹھنے لگے اور خواہ مخواہ کچھ سمجھنے لگے، میں تو طفل مکتب ہوں۔ اچھا پہنا ہو لیکن اللہ کی رضا کیلئے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے۔ ثواب ملے گا لیکن یہ کہ میں بڑا آدمی ہوں، یہ میرا لباس ہے، یہ تو اس کے اندر کبر آجائے گا، منع کیا گیا ہے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ جنوری 2024ء

روحِ تصوف

مفتیٔ اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شقیق بن ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرمایا کہ میں حضرت ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے ملا تو فرمایا کہ میں ایک مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ جمع ہوا تو انہوں نے میرے سامنے ایک سبز پیالہ جس میں سکباج (ایک قسم کا شوربہ ہے جس میں کہ سرکہ کی ترشی شامل کی جاتی ہے) کی خوشبو پیش کیا اور فرمایا کہ ابراہیم کھاؤ میں نے انکار کر دیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز (بوجہ حلال) دی جائے اور وہ (بلا عذر شرع) قبول نہ کرے تو (وہ ایسی حالت میں مبتلا کیا جاتا ہے کہ) وہ سوال بھی کرے تو اس کو نہیں دیا جاتا۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

اپنے متعلقین سے فرمایا کرتے تھے کہ تین قسم کے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرو۔ غافل علماء اور مداہنت کرنے والے (حق پوشی کرنے والے) مبلغین اور کاہل وسُست درویش جو فرائض دین کا علم حاصل کرنے سے پہلے مجاہدات اور نفلی عبادات میں لگ گئے (انہوں نے ضروری علم دین کے حاصل کرنے سے کاہلی کی)۔

فرماتے تھے کہ ولی نہ ظاہر داری کرتا ہے اور نہ نفاق اور جس شخص کی یہ عادت ہوگی اُس کے دوست بہت کم ہوں گے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ عیال (یعنی جو لوگوں کا نفقہ وتربیت اس شخص

کے ذمہ ہے اُن) کو (غفلت سے) ضائع کر کے (نفلی) عبادت میں مشغول ہونا جہل ہے۔

حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات

فرمایا کہ ہر زمانہ کے علماء کی زبانوں پر حق تعالیٰ وہ علم وحکمت جاری فرماتا ہے جو اُس زمانہ کے اعمال کا مقتضی ہو۔

فرمایا کہ جو شخص ایسے آدمی کا دھیان بٹائے جو ذکر اللہ میں مشغول ہو۔ خدا تعالیٰ کا غضب اس کو فوراً پکڑ لیتا ہے۔

فرمایا کہ سالکین ومریدین کیلئے میرے نزدیک کوئی چیز اس سے زیادہ مضر نہیں کہ وہ بغیر اپنے شیخ کی اجازت کے اپنی مرضی کے موافق سفر میں پھریں۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

تمام اُمور میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے کاموں پر راضی رہنا اس سے اچھا گمان رکھنا، مصیبت ٹلنے کا انتظار کرنا، یہ سب چیزیں ایمان کا بہترین پھل ہیں اور ایمانی صفات میں سے ہیں۔

جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو انہوں نے فرمایا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو گلزار بنا دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جب قریش نے دھمکی دی تو انہوں نے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد ونصرت کے ساتھ اُنہیں کامیاب فرمایا۔

اکیلا انسان کچھ نہیں کرسکتا اور مصیبت کا سامنا بھی اکیلے نہیں کرسکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ضعیف پیدا کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے بغیر مصائب ومشکلات کا سامنا نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور سب کاموں کو اسی کے سپرد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کیونکہ بندہ ضعیف ہے۔ اسی لئے قرآن کریم میں اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور توکل کا حکم دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر نجات اور مشکلات سے چھٹکارہ ممکن نہیں۔ اس لئے ایسے گھمبیر حالات میں آپ بھی یہی کہیں: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ۔

مشاہدۂ محبوب

حضرت مولانا شرف الدین یحییٰ منیری نوراللہ مرقدہٗ

حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ ایک دفعہ نماز میں مشغول تھے۔ تیر آپ کی ران سے کھینچ لیا گیا۔ آپ کو مطلق خبر نہ ہوئی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ مشاہدۂ محبوب میں ایسا استغراق حاصل تھا کہ اپنے اوصاف سے فانی تھے۔ فانی الصفت کو جراحت کی تکلیف کب ہوسکتی ہے۔ عقوبت وتکلیف کا دوزخ بھی اگر ایسے شخص پر رکھ دیا جائے تو اُس کو خبر نہ ہوگی اور تمام بہشت کی نعمتیں ایک لقمہ بنا کر اُس کے منھ میں ڈال دی جائیں تو بھی اُس کو خال لذت نہ ملے گی۔ برادرِ عزیز اب تک دروازۂ کرم بند نہیں ہوا ہے۔ دوڑو اور جلد اپنی خبر لو۔

برادرِ عزیز! بشریت کا جامہ وہ جامہ ہے کہ دھبّے سے کبھی پاک وصاف نہیں رہ سکتا اس لئے وہ کیا اور اس کی طلب کیا مگر اس فیاض کا کرم ہی ایسا ہے کہ نہ خواجہ کو چھوڑتا ہے نہ غلام کو، نہ تونگر کو نہ درویش کو، دیکھو جس وقت آفتاب اپنے بُرج سے طلوع ہوتا ہے اگر تمام اہلِ عالم ایک دل ہو کر اور کمرِ ہمت باندھ کر اس بات پر اڑ جائیں کہ آج آفتاب سے کچھ نہ کچھ نور بزور لیں گے تو ممکن نہیں کہ ذرّہ برابر بھی نور لے سکیں۔ مگر جس وقت وہ براہِ کرم خود سے روشنی پھیلاتا ہے تو جیسی چمک دمک

اُسکی بادشاہوں کے کوشک اور محل سرا میں ہوتی ہے بعینہٖ وہی بات فقیروں کے کلبہ میں اور درویشوں کے زاویہ میں پائی جاتی ہے۔ قطع نظر اس کے خاک وآب کو دیکھو اور اس دولت کو دیکھو یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (وہ ان کو دوست رکھتا ہے اور وہ لوگ اس کو دوست رکھتے ہیں)۔ پھر اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (جو لوگ ایمان لائے اللہ ان کو دوست رکھتا ہے) کو دیکھو پھر وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (اور ان کے پروردگار نے ان کو شرابِ طہور پلائی) کو دیکھو۔ کسی فرشتۂ مقرب کو یہ بزرگی اور یہ خلعت جو تم کو میسر ہے ہرگز نصیب نہیں ہے اس میں شک نہیں کہ فرشتگانِ مقرب ہیں، معصوم ہیں، پاک ہیں، مقدس ہیں، مسیح ہیں، روحانی ہیں، لیکن بھائی میرے آب وگل کی بات ہی دوسری ہے۔

ایک بزرگ کا قول ہے کہ قضاء وقدر نے اس مشتِ خاک کے ہاتھ میں ایسی مستحکم کمان دیدی ہے کہ جبرئیل ومکائیل علیہما السلام بھی اس کو کھینچ نہیں سکتے۔ ؎

حقّا کہ بزہ نیاوردے کر ترکِ فلک اے پسر کمانم

(خدا کی قسم آسمان میری کمان کو نہیں جھکا سکتا) سچ ہے کہ جہاں انسانی آفتاب کی روشنی پڑگئی سب چراغ چھپ گئے۔ کسی کی مجال نہیں کہ اپنی فوقیت دکھاسکے۔ اور اپنی شان ظاہر کرے۔ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا ۔ الآیۃ (جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو خراب کرڈالتے ہیں۔

اخلاقِ سلف

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاپگڈھی نور اللہ مرقدہٗ

سلف صالحین کے اخلاق میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے جلیس زاہد اور متقی لوگ ہوں گے۔ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ فقاہت کام کی نہیں جس میں تقویٰ نہ ہو۔ جیسے وہ نماز کچھ نہیں جس میں خشوع نہ ہو۔ یا وہ مال جس میں سخاوت نہ ہو۔

ابوعبداللہ انطا کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، گناہِ صغیرہ کو حقیر نہ جانو، کیونکہ گناہ کو حقیر جاننا ترکِ تقویٰ کی سیڑھی ہے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ہم تو حلال کے نو حصے چھوڑتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں حرام میں گرفتار نہ ہوجائیں۔ اسلاف کی یہ عادت تھی اگر ان میں سے کسی کا دینار گر پڑتا اور پھر وہ اس کی تلاش میں وہاں جاتا اور اپنے دینار کو پڑا دیکھتا تو بھی اسے اس خیال سے نہ اُٹھاتا کہ ممکن ہے بجائے میرے کسی اور کا ہو اور میرا کسی اور نے اُٹھالیا ہو۔

طلحہ بن مطرف رحمۃ اللہ علیہ جب کوئی دیوار یا ٹٹی کھڑی کرتے تو اس کو اپنی طرف جھکا دیتے تاکہ اس کی مٹی جس سے اس کی بِنا کی گئی ہے راستہ میں نہ گرے۔

مغیرہ بن شعبہ جب پھیری والوں سے کوئی چیز خریدتے تو راستے سے ایک طرف کھڑے ہوتے تاکہ چلنے والوں کو دقت نہ ہو۔

فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بازار میں اپنے عیال کیلئے روٹی لینے گئے تو دیکھا کہ نان بائی روٹی بیچنے کے وقت تسبیح اور کلمہ اور درود وغیرہ پڑھ کر گرم بازاری کرتا ہے۔ پس آپ نے اس سے روٹی نہیں خریدا اور آپ مع بال بچوں کے سب بھوکے سوئے۔ یہاں تک کہ ایک ایسے شخص کے وہاں سے روٹی خرید کر لائے جو خاموشی سے فروخت کرتا تھا۔ کسی نے آپ سے کہا یہ کام سہل ہے۔ آپ نے جواب دیا، میں ڈرتا ہوں کہ یہ تمہاری سہل انگاری جہنم میں نہ ڈال دے۔

یونس بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ چادریں اور اوڑھنی وغیرہ فروخت کیا کرتے تھے لیکن جب آسمان ابر آلود ہوتا تو فروخت نہ کرتے اور نہ بازار لے کر جاتے۔ کسی نے اس کا باعث دریافت کیا، آپ نے فرمایا ابر کے دن خریدار کو اکثر دفعہ معیوب شے صاف نظر آتی ہے۔

اے دوست! اس خصلت کو بغور دیکھ اور اپنی تلاشی لے، اور تقویٰ میں سلف کی پیروی کر اور صلاحیت کے دعویٰ کو چھوڑ۔ اگر تو ایسے عمل نہیں کرتا کیونکہ متقیوں کے نزدیک غیر متقی فاسق ہے۔ ان کے درجہ میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ والحمد للہ رب العٰلمین

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ جنوری 2024ء

شافعِ محشر کی طرف چل

حضرت مولانا محمد زکی کیفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اے جذبۂ دِل روضۂ اطہر کی طرف چل
جس در کا بھکاری ہے تو اس دَر کی طرف چل

مایوس نہ ہو تیرگیٔ رنج و اَلم سے
اے رہروِ شب صبحِ منور کی طرف چل

دیکھنے سے جسے سیر نظر ہو نہیں سکتی
طَیبہ میں اسی حُسن کے محور کی طرف چل

پھر تشنہ لبی کی نہ کبھی ہوگی شکایت
اِک بار ذرا ساقیٔ کوثر کی طرف چل

سامانِ بقا کرلے فنا ہونے سے پہلے
اے قطرۂ ناچیز سمندر کی طرف چل

ہے تجھ کو اگر تیرہ نصیبی کا گِلہ کچھ
پڑھ صلِّ علیٰ بخت سکندر کی طرف چل

ہر سمت جہاں پر ہے تجلّی تجلّی
اُس بارش انوار کے منظر کی طرف چل

آنکھوں میں کبھی پھر کوئی منظر نہ جچے گا
اے حُسنِ نظر گنبد اخضر کی طرف چل

پھر منزل مقصد نہ ملے تو مِرا ذمّہ
دو چار قدم راہِ پیمبر کی طرف چل

ہو لاکھ گرِ انبار گناہوں سے تو کیفیؔ
نم دیدہ ذرا شافعِ محشر کی طرف چل

آدابِ قرآن کے مسائل

فقیہ الامت حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی نور اللہ مرقدہ

سوال: کمرہ کے دروازے کے سامنے اندر الماری میں قرآن پاک رکھا ہوا ہے نکلتے وقت اس کی جانب پشت ہوجاتی ہے تو کیا یہ خلاف ادب ہے؟

جواب: اگر وہ ادب واحترام کے ساتھ رکھا ہوا ہے۔ تو اس طرح نکلتے وقت اس طرف پشت ہوجانا خلاف ادب نہیں۔

سوال: قرآن کریم اونچی الماری یا دیوار کے طاق پر رکھا ہے تو چارپائی پر اسی کمرہ میں اس کی طرف پیر کر کے لیٹنا کیسا ہے؟

جواب: اگر قرآن شریف پیروں کی سیدھ میں نہیں بلکہ بلند ہے تو اس میں گنجائش ہے۔

سوال: میرے پاس قرآن شریف پاکٹ سائز ہے اور وہ ہر وقت میری جیب میں ہی رہتا ہے کیا میں اس کو پاخانہ میں بھی ساتھ رکھ سکتا ہوں یا نہیں اور ظاہر ہے کہ میں ہر وقت باوضو تو ہوتا نہیں تو اندیشہ ہے کہ میرا ہاتھ میری جیب میں پڑتا ہے کیا یہ جائز ہے یا نہیں مہربانی کر کے کوئی ایسی صورت بتائیں کہ میں قرآن شریف کو ہر وقت ساتھ رکھا کروں اور تلاوت کیا کروں؟

جواب: یہ طریقہ مناسب نہیں کہ قرآن کریم ہر وقت جیب میں رکھا رہے کبھی نا کبھی ناپاک جگہ بھی جانا ہوتا ہے۔ کبھی بے وضو بھی ہاتھ لگ جاتا ہے۔

سوال: وہ نابالغ بچے جو پیشاب کرنے کے بعد پانی استعمال نہیں کرتے انھیں قرآن شریف پڑھنے کیلئے دینا کیسا ہے؟

جواب: گنجائش ہے۔ مگر ان کو طہارت کی ہدایت کی جائے اور عادی بنایا جائے۔

ماہنامہ دعوۃ الحق
جمادی الاخریٰ ۱۴۴۵ھ جنوری 2024ء

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا طریقہ

عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ

بالوں کی سنتیں

۴) مونچھوں کو کترنے میں مبالغہ کرنا سنت ہے۔ لمبی لمبی مونچھیں رکھنے پر حدیثوں میں سخت وعید آئی ہے۔

۵) زیرِ ناف، بغل اور مونچھوں کے بال اور ناخن وغیرہ دور کر کے صاف ستھرا رہنا چاہئے۔ اگر چالیس دن گذر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گنہگار ہوگا۔

۶) بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے لیکن ضرورت نہ ہو تو بیچ میں ایک آدھ دن ناغہ کر دینا چاہئے

۷) کنگھا کریں تو پہلے دائیں جانب سے شروع کریں۔

۸) کنگھا کرتے ہوئے یا حسبِ ضرورت جب بھی آئینہ دیکھیں تو یہ دُعاء کریں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی۔
میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔

(پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں)

گناہ اور اس کے نقصانات

شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آج ہم لوگ زہر کھا رہے ہیں یعنی بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کا تریاق وعلاج یعنی توبہ وشریعت وسنت پر عمل کے لئے تیار نہیں ایسی صورت میں زہر کھانے والا کب تک صحت مند رہ سکتا ہے جس طرح زہر کے استعمال کرنے سے زندگی کے بجائے موت آجاتی ہے اسی طرح ان گناہوں میں سے ایک ایک گناہ یہ بھی جنت کی زندگی کے بجائے جہنم میں پہنچا دیتا ہے اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرمائے۔

چند گناہ کبیرہ جن پر وعیدیں آئی ہیں۔ جو بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے اور ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

(۳۰) چوری کرنا۔

اسلام میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے اور آخرت کی سزا تو بہت سخت ہے۔ یاد رہے بلا ٹکٹ سفر کرنا بھی چوری ہے۔

(۳۱) ڈکیتی ڈالنا۔

بہنوں کو میراث میں حصہ نہ دینا اور معافی کا بہانہ بنانا کھلی ہوئی ڈکیتی ہے اگر بہن اپنا حق معاف کرتی ہے تو بھائی بھی تو اپنا حق معاف کرسکتا ہے وہ کیوں نہیں کرتا۔

گناہ کے نقصانات

(۹۳) دل اور جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ دل کی کمزوری یہ ہے کہ نیک کاموں کی ہمت گھٹتے گھٹتے بالکل ختم ہوجاتی ہے اور دل کمزوری کا اثر جسم پر پڑتا جس سے جسم بھی کمزور ہوجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بظاہر قوی اور تندرست کفار بھی صحابہؓ کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکتے تھے۔

(۱) الایمان باللہ وصفاتہ

نظر فرمودہ شیخ الحدیث عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اللہ اور اس کی صفات کے بارے میں عقیدے

عقیدہ کی تعریف: دین کی وہ اصولی اور ضروری باتیں جن کا جاننا اور دل سے ان پر یقین کرنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

عقیدہ:۱۱ اللہ تعالیٰ کیلئے وہی نام بولے جائیں گے جن کا ذکر قرآن وحدیث میں آیا ہے، اپنی عقل وقیاس سے اس کیلئے کوئی نام رکھنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ کے ناموں کے ''توقیفی'' ہونے کا یہی مطلب ہے۔

عقیدہ:۱۲ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی چیز واجب اور ضروری نہیں ہے، وہ جو کچھ کرے مہربانی اور اس کا فضل ہے، وہ کسی کام کے کرنے پر مجبور نہیں ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے اپنے اختیار اور ارادہ سے کرتا ہے۔

عقیدہ:۱۳ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے کوئی اس سے پوچھ گچھ کرنے والا نہیں، نہ ہی کوئی اس کے فیصلہ کو رد کرنے والا ہے، اور وہ سب سے باز پرس کرنے والا ہے۔

DAWAT-UL-HAQ

#43 Mulla Street, Pernambut - 635 810. (Vellore Dist.)
Email: mudeer@dawatulhaq.in Phone: 04171-231292
www.dawatulhaq.in

FOR PRIVATE CIRCULATION ONLY

جواہر حکمت

پردہ خودی کا اُٹھ کر کھل جائے رازِ وحدت
ہو مست جامِ اُلفت یہ تشنہ کام تیرا
باطن میں میرے یارب بس جائے یاد تیری
ہر دَم رہے حضوری دل ہو مقام تیرا

(حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ)